تعارف وتبصرہ

شرح سیرت ابن ہشام [اردو] ترجمہ الروض الأُنف

حافظ رشید احمد تھانوی*

ملک محمد بوستان، ذوالفقار علی، افتخار تبسم (مترجمین) زیر اہتمام ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف،

ناشر ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، پاکستان، اگست ۲۰۰۵ء، چار جلدیں، کل صفحات: ۲۷۰۱

ابن ہشام نے سیرت ابن اسحاق کی تلخیص وتہذیب اور تحقیق وتنقیح کا جو کارنامہ انجام دیا وہ اتنا بلند پایہ اور عظیم الشان ہے کہ ابن اسحاق کی کتاب کی جگہ ابن ہشام کی کتاب کو بطور مأخذ واصل لے لیا گیا ہے۔ ابن ہشام نے اتنا غیر معمولی کام کیا تھا کہ آج سیرت پر مستند ترین، جامع ترین اور قدیم ترین کتاب انہی کی سمجھی جاتی ہے۔ سیرت ابن ہشام شروع ہی سے اہل علم کے ہاں متداول ومعروف ہے۔ ابن ہشام نے جو کتاب مرتب کی تھی اس کی بہت سی شرحیں لکھی گئیں تقریباً ایک درجن تلخیصوں کا تذکرہ بھی ملتا ہے تہذیبیں ہوئیں نظمیں لکھی گئیں ان شرحوں میں جو شرح بہت مقبول اور عالمانہ ہے وہ الروض الانف کے نام سے سات جلدوں میں مطبوعہ موجود ہے کئی بار چھپی ہے، بہت سے لوگوں نے اس پر کام کیا ہے علمی اور تحقیقی انداز میں ایڈٹ بھی ہوئی ہے۔ ایک نسخہ عبدالرحمٰن الوکیل کی تحقیق کے ساتھ رضا توفیق عفیفی نے دارالکتب الاسلامیہ سے ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء میں شائع کیا۔ دوسرا نسخہ عمر عبدالسلام السلامی کی تحقیق کے ساتھ ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء میں داراحیاء التراث العربی بیروت سے طبع ہوا ہے۔ یہ دونوں نسخے سات سات مجلدات پر مشتمل ہیں۔

علامہ ابوالقاسم عبدالرحمٰن السُّہیلی (متوفی ۵۸۱ھ) نے سیرت ابن ہشام پر یہ کام کیا کہ جو قصائد تھے ان کے مشکل الفاظ کی شرح لکھی جہاں جہاں مشکل الفاظ آئے ان کو بیان کیا۔ جہاں جہاں وہ کسی خاص نکتہ پر توجہ دینا چاہتے تھے اس کی طرف توجہ دلائی، جہاں انہوں نے ضرورت محسوس کی کہ ابن ہشام کے بیان کو مزید مدلل بنانے کی ضرورت ہے وہاں حسبِ ضرورت اس کا اضافہ کر دیا جہاں کوئی بات ابن ہشام کے ہاں نامکمل نظر آئی اس کی تکمیل کر دی۔ خاص طور پر ایک چیز جس کا انہوں نے اضافہ کیا ہے وہ یہ کہ اگر کسی واقعہ سے کوئی اہم نکتہ نکلتا ہے یا کوئی درس ان کے سامنے آتا ہے یا کوئی سبق ملتا ہے تو اس کی طرف بھی انہوں نے اشارہ کیا ہے۔ یہ وہ چیز ہے جس

* ریسرچ سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان

ہیں۔ نیز اس ترجمہ کو اس لحاظ سے کامل ومکمل ترجمہ کہنا بھی مشکل ہے کہ بہت سے مقامات پر جہاں علامہ سہیلی نے نحوی یا لغوی مسائل کی تشریح کی ہے ان کا ترجمہ نہیں گیا ہے۔ مثلاً دیکھیے مندرجہ ذیل عربی عبارت:

هدايا المقوقس:

وقوله :في حديث عمر :مولى غفرة، وغفرة هذه هي أخت بلال بن رباح .وقول مولى غفرة هذا :إن صهرهم لكون رسول الله ﷺ تسرر منهم يعني :مارية بنت شمعون التي أهداها إليه المقوقس، واسمه جريج بن ميناء ، وكان رسول الله ﷺ قد أرسل إليه حاطب بن أبي بلتعة وجبرا مولى أبي رهم الغفاري فقارب الإسلام وأهدى معهما إلى النبي ﷺ بغلته التي يقال لها دلدل والدلدل القنفذ العظيم وأهدى إليه مارية بنت شمعون، والمارية بتخفيف الياء البقرة الفتية بخط ابن سراج يذكره عن أبي عمرو المطرز . وأما المارية بالتشديد فيقال: قطاة مارية أي ملساء قاله أبو عبيد في الغريب المصنف.(۲)

اس کا ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے:

مقوقس کے ہدایا:

حضرت عمرؓ جن کا تذکرہ مذکورہ بالا حدیث میں ہے وہ حضرت غُفرۃؓ کے غلام تھے۔ حضرت غفرۃؓ حضرت بلالؓ کی بہن تھیں۔ حضرت ماریہؓ کے والد کا نام شمعون تھا۔ شاہ مقوقس نے آپ ہی کو بارگاہ رسالت میں بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔ اس شہنشاہ کا نام جریج بن میناء تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حاطب بن ابی بلتعہؓ اور حضرت جبرؓ کو شاہِ مقوقس کی طرف بھیجا۔ بادشاہ نے اسلام کے ساتھ قریبی تعلق قائم کیا، اس نے بارگاہِ رسالت میں ایک خچر ''دُلدُل'' بطور تحفہ بھیجا... اس نے حضرت ماریہ بنت شمعون رضی اللہ عنہا کو بھی بارگاہ رسالت میں پیش کیا۔

ماریہ اگر ''ی'' کی تخفیف کے ساتھ ہو تو اس کا معنی جوان گائے ہے اور اگر ''ی'' کی تشدید کے ساتھ ہو تو اس کا معنی خشک سالی ہے۔(۳)

یہاں علامہ سہیلی نے دُلدُل کا معنی ''القنفذ العظیم'' (Hedgehog) ایک بڑا جانور کیا ہے۔ اس عبارت کا ترجمہ شامل نہیں ہے۔ اسی طرح ماریہ کا ایک معنی علامہ سہیلی نے ''قطاة ماريّة أي ملسآء'' کیا ہے۔(۴) جبکہ قطاۃ ایک پرندہ کو کہتے ہیں۔(۵) اور ''خشک سالی'' ''سَنَةٌ مَلسَآء'' کا ترجمہ ہے۔(۶)

بعض عبارات کا ترجمہ سرے سے کیا ہی نہیں گیا، مثلاً:

أسماء النخلة:

حوالہ جات وحواشی

(۱) غازی، محمود احمد، ڈاکٹر: محاضرات سیرت، لاہور: الفیصل ، ۲۰۰۷ء، ص ۲۸۷، ۲۸۸

(۲) الروض الانف، تحقیق عبدالرحمٰن الوکیل، ۱/۹۳؛ الروض الأنف، تحقیق عمر عبدالسلام السلامی، ۱/۴۸

(۳) شرح سیرت ابن ہشام ترجمہ الروض الأنف، ۱/۵۴

(۴) لسان العرب، بیروت: دارصادر، مادہ مرا، المرو، ۱۵/۲۷۵

(۵) لسان العرب، مادہ قطا، ۱۵/۱۸۹

(۶) لسان العرب، مادہ ملس، ۶/۲۱۱

(۷) الروض الأنف ،تحقیق عمرعبدالسلام السلامی ،۲/۲۲۰، ۲۱۹

(۸) دیکھیے: شرح سیرت ابن ہشام ترجمہ الروض الأنف، ۱/۴۸۴۔۴۸۷

(۹) الروض الأنف ،تحقیق عبدالرحمن الوکیل ،۲/۳۱۸، ۳۱۹

(۱۰) دیکھیے: شرح سیرت ابن ہشام ترجمہ الروض الأنف، ۱/۴۷۲

☆☆☆☆☆☆☆☆